130599-خاوند کا ماں باپ کو خرچ دینا اور بیوی کا اعتراض کرنا

سوال

میری والدہ مجھ سے بہت ساری اشیاء کا مطالبہ کرتی ہے اور میں ان کی ہر چاہت پوری کرتا ہوں، بعض اوقات والدہ بہت زیادہ پیسے طلب کر کے کہتی ہے کہ یہ قرض ہے، مجھے پتہ ہے کہ والدہ اتنی رقم واپس نہیں کر سکتی، کیونکہ کبھی تو نئی گاڑی خریدنے کے لیے رقم طلب کرتی ہے، یا پھر میرے چھوٹے بھائی کی مدد کرنے کے لیے، اور اس کے ساتھ ساتھ میں والد صاحب کے علاج معالجہ کے لیے بھی ماہانہ اخراجات دیتا ہوں اور والدہ کی ضروریات بھی پوری کرتا ہوں.

لیکن میری بیوی اس پر راضی نہیں، جس کی بنا پر مجھے بیوی کے ساتھ بہت ساری مشکلات کا سامنا رہتا ہے، برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ آیا میرا والدہ کی ضروریات پوری کرنا غلط ہے، خاص کر جبکہ والدہ ان پیسوں کو ایسی جگہ صرف کرتی ہیں جن پر میں اور میری بیوی مطمئن نہیں ؟

پسندیدہ جواب

والدین کے ساتھ آپ کا حسن سلوک اور صلہ رحمی کرنے پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، کہ آپ اپنے والدین کی ضروریات کا خیال کرتے ہوئے انکی ہر ضرورت پر لبیک کہتے ہیں، ہم آپ کو یاددہانی کرانا چاہتے ہیں انسان پر اس کے والدین کا بہت ہی عظیم حق ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے والدین کے حق کو اپنے حق عبادت کے ساتھ ملا کر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :

{اور تیرے پروردگار کا فیصلہ ہے کہ تم اس اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کرو، اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ}.الاسراء (23).

اور ایک دوسری آیت میں اللہ سبحانہ و تعالی نے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی کرنے کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا :

{اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی وصیت کی ہے}.الاحقاف (15).

اس آیت کی تفسیر میں عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اللہ سبحانہ و تعالی نے اولاد کو وصیت کی اور ان سے عہد لیا ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کریں، اور والدین کے ساتھ نرم و لطیف لہجہ میں بات کریں، اور مال خرچ کرتے ہوئے والدین کے اخراجات برداشت کریں، اس کے علاوہ باقی ہر قسم کا حسن سلوک بجا لائیں" انتہی

دیکھیں : تفسیر السعدی (781/1).

اور ایک آیت میں اللہ رب العزت کا فرمان اس طرح ہے :

{یہ لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں آپ انہیں کہہ دیجئے کہ تم خیر میں سے جو بھی خرچ کرو سو وہ ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے}.البقرۃ (215).

چنانچہ والدین اور اس کے قریبی رشتہ داروں کا نان و نفقہ سب سے عظیم اجر و ثواب اور بہتر نفقات میں شامل ہوتا ہے.

طارق المحاربی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرما رہے تھے :

" دینے والا ہاتھ اوپر والا ہوتا ہے، اور تم اس سے شروع کرو جو تمہاری عیالداری میں ہے، آپ کا والد اور آپ کی ماں اور بہن بھائی پھر اس کے قریب والا اور بعد والا "

سنن نسائی حدیث نمبر (2532) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (2171) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور اگر آپ کے والدین فقیر اور تنگ دست ہیں تو پھر ان پر آپ کا خرچ کرنا واجب ہے، آپ کے لیے انکی ہر ضرورت پوری کرنا واجب ہوگی ان کی خوراک اور لباس وغیرہ کا خرچ آپ کے ذمہ ہے.

والدین کے خرچ کا وجوب تفصیل کے ساتھ درج ذیل سوالات کے جوابات میں بیان کیا گیا ہے، آپ ان کا مطالعہ ضرور کریں : (111892) اور (129344).

رہی باقی ماندہ اشیا یعنی خوراک اور لباس کے علاوہ تو اس کے اخراجات بیٹے پر واجب ہیں، لیکن اگر وہ اس خرچ کو بھی برداشت کرتا ہے یہ حسن سلوک میں شامل ہوگا اور اس پر بھی اسے اجر و ثواب حاصل ہوگا.

اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ کی روزی میں وسعت دے کر آپ پر انعام کیا ہے، اس لیے آپ کی صلہ رحمی کے لیے آپ کے خاندان اور والدین سب سے زیادہ اولی و بہتر ہیں.

اگر آپ بیوی بچوں کے واجب اخراجات پوری طرح ادا کرتے ہیں، اور اس میں کسی بھی قسم کی کوئی کوتاہی نہیں کرتے تو بیوی کو آپ کے والدین کے اخراجات اور ان سے نیکی و حسن سلوک اور صلہ رحمی کرنے پر کوئی اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں.

لیکن اگر آپ اسراف و فضول خرچی کرنے میں اپنی والدہ کی معاونت کرتے ہیں کہ جن کی انہیں ضرورت نہیں وہ اشیاء بھی خریدتی ہے اور آپ مالی تعاون کرتے ہیں تو اس صورت میں آپ کی بیوی کو اعتراض کا حق حاصل ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اسراف و فضول خرچی کرنے سے منع فرمایا ہے.

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{ اور کھاؤ پیؤ اور اسراف و فضول خرچی مت کرو، یقینا اللہ سبحانہ و تعالی اسراف و فضول خرچی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا }.الاعراف (31).

اس لیے اگر آپ کی والدہ کوئی ایسی چیز خریدنے کے لیے پیسے مانگے جس کی اسے ضرورت نہیں تو آپ کو اس میں ان کا تعاون نہیں کرنا چاہیے، بلکہ آپ والدہ کو بڑی نرمی کے ساتھ مال کی حفاظت کرنے اور ضائع نہ کرنے کی اہمیت بتائیں.

آپ کی بیوی اور سب مسلمانوں کو یہ حقیقی علم ہونا چاہیے کہ انسان جب اپنا مال اللہ سبحانہ و تعالی کی رضامندی کے لیے خرچ کرتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالی اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے، اور اس کی روزی میں بھی برکت ڈالتا ہوا اس میں وسعت پیدا فرماتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{ جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو اللہ اس کی جگہ اور دیتا ہے اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے }.سبا (39).

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" ہر وہ دن جس میں اللہ کے بندے صبح کرتے ہیں تو فرشتے نازل ہوتے ہیں : ان میں سے ایک کہتا ہے : اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل دے ، اور دوسرا کہتا ہے : اے اللہ روک کر رکھنے والے کا مال تلف کر دے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1442) صحیح مسلم حدیث نمبر (1010).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

علماء کرام کا کہنا ہے : یہ حدیث اطاعت اور مکارم اخلاق اور اہل وعیال اور مہمانوں وغیرہ پر مال خرچ کرنے کے متعلق ہے کہ جس میں اسراف وفضول خرچی نہ ہو اور نہ ہی قابل مذمت عمل ہو، اور ان امور میں خرچ نہ کرنا قابل مذمت روکنا کہلائیگا " انتہی

حدیث قدسی میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

" اے ابن آدم تم خرچ کرو تجھ پر بھی خرچ کیا جائیگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4684) صحیح مسلم حدیث نمبر (993).

چنانچہ اس حدیث میں اللہ سبحانہ وتعالی کی خوشنودی کے لیے مال خرچ کرنے کی ترغیب ورغبت بیان کی گئی ہے ، اور اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالی اس کو اور زیادہ دیتا ہے ، اور اس کی روزی میں وسعت وبرکت فرماتا ہے ، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کے خزانے ختم ہونے والے نہیں.

واللہ اعلم.